شہادت پر افسوس"، "شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نامنظور" اور "استحصال ختم کرو" کے نعرے درج تھے۔ فضا "ہندوستان کے انتہا پسند ہندو گ مردہ باد" کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ (رپورٹ: پندرہ روزہ "شاداب" - لاہور، ۳۱ جنوری ۱۹۹۳ء)

## چرچ آف پاکستان کے سنڈ کا اجلاس

"چرچ آف پاکستان" کے سنڈ کی مجلس منتظمہ کے فیصلے کے مطابق سنڈ کا تین سال کے بعد آٹھواں اجلاس ۲۹ دسمبر ۱۹۹۲ء کو لاہور میں منعقد ہوا جس میں لاہور، رائے ونڈ، ملتان، سیالکوٹ اور پشاور ڈایوسیس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مندوبین کی حاضری لینے پر محسوس ہوا کہ فیصل آباد، حیدر آباد اور کراچی کے مندوبین شریکِ اجلاس نہیں تھے۔ اسی طرح پشاور ڈایوسیس کے بعض مندوب موجود نہ تھے۔ سنڈ کے کل ۸۶ مندوبین میں سے صرف ۴۹ حاضر تھے یعنی حاضری تقریباً ۵۵ فیصد تھی۔ سنڈ کے اجلاس کا کورم کل مندوبین کا ایک تہائی ہے اس لیے اجلاس جاری رہا تاہم "اجلاس کے دوران میں طویل بحث و تمحیص اور کلیسیائی اتحاد کی روح برقرار رکھنے کی آرزو کے تحت متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اگرچہ سنڈ کے ہاؤس کا کورم نہ صرف پورا ہے بلکہ سنڈ کے پچاس فیصد سے زائد مندوبین حاضر ہیں اور سنڈ اپنا تین سالہ عہد پورا کر چکا ہے۔ بایں ہمہ جن ڈایوسیس کے بشپ صاحبان اور مندوبین حاضر نہیں ہوئے، ان سے مذاکرات کیے جائیں لہٰذا اس وقت تک کے لیے یعنی ۲۵ فروری تک اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔" (پندرہ روزہ "شاداب" - لاہور، ۳۱ جنوری ۱۹۹۳ء)

# ملائشیا

## غیر مسلموں نے حکومت کو پیش کردہ یادداشت میں تعدد ازدواج پر مبنی قوانین کا مسئلہ اٹھایا ہے۔

ملائشیا کے نائب وزیر اعظم جناب غفار بابا نے کہا ہے کہ "سکھ مذہب، ہندومت، مسیحیت اور بُدھ مت کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" نے جو مذہبی مسائل اٹھائے ہیں، ان پر صوبائی حکومتوں کو غور کرنا چاہیے۔ غفار بابا کوالالمپور میں "ملائشیائی مشاورتی کونسل" کے ایک عشائیے سے خطاب کر رہے

تھے جس کا اہتمام فنڈز کی فراہمی کے سلسلے میں کیا گیا تھا۔ انھوں نے ملائشیا کی تمام ریاستوں پر زور دیا کہ وہ "ملائشیائی مشاورتی کونسل" کی پیش کردہ یادداشت پر غور کریں۔ گزشتہ سال ماہ جنوری میں پیش کی گئی اس یادداشت میں اُن مشکلات کی نشان دہی کی گئی ہے جو غیر مسلم آبادی کو مذہبی مراسم کی ادائیگی میں درپیش ہیں۔

یادداشت میں "ملائشیائی مشاورتی کونسل" نے قومی سیاست کے ان رجحانات اور قوانین پر تفصیل سے اپنے اعتراضات پیش کیے ہیں جو اس کے خیال میں غیر مسلموں کے مذہبی اظہارات کو دبانے کا باعث ہیں۔ کونسل کو سب سے زیادہ تشویش ملائشیا کے وفاقی دستور میں ترمیم کے منصوبوں پر ہے۔ ترمیم کے منظور ہوجانے پر کیلانٹن یا کسی دوسری ریاست کو "حدود" پر مبنی قوانین کے نفاذ کی اجازت ہوگی۔ یادداشت کے مرتبین نے ریاستوں کے دساتیر میں جلد بازی میں کی جانے والی اُن ترمیموں پر اعتراض کیا ہے جن کے نتیجے میں غیر مسلم آبادی متاثر ہوئی ہے۔ مگر غیر مسلموں کو اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے مناسب وقت نہیں دیا گیا حالانکہ بعض ترامیم بنیادی طور پر وفاقی دستور کے خلاف ہیں۔

کونسل کے ارکان اس وقت مطمئن ہوئے جب وزیر اعظم مہاتر محمد نے یقین دلایا تھا کہ ملائشیا جیسے کثیر نسلی اور کثیر مذہبی ملک میں غیر مسلموں پر اسلامی قوانین کا نفاذ کسی کے فائدے میں نہیں ہے۔ جناب عفار بابا نے کونسل کو صبر سے کام لینے کا مشورہ دیا۔ انھوں نے واضح کیا کہ فوری طور پر یادداشت میں اٹھائے گئے نکات پر کوئی فیصلہ اس لیے ممکن نہیں کہ معاملات ازحد حساس نوعیت کے ہیں اور ان معاملات میں ریاستی حکومتیں فریق ہیں، تاہم انھوں نے واضح کیا کہ مذہب اور زمین کے بارے میں سوالات پر ملائشیا کے حکمرانوں کو فیصلہ کرنا ہے کیونکہ یہ ان کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ ملائشیا میں نو ۹ سلطان ہیں جن کی نسل در نسل موروثی حکمرانی بعض ریاستوں میں دستوری طور پر تسلیم کی گئی ہے۔ جناب عفار بابا نے جن مسائل پر اپنے طور پر کوئی فیصلہ کرنے سے معذوری ظاہر کی اور انہیں ریاستی حکومتوں کے سامنے پیش کرنے پر زور دیا، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

—— غیر مسلم آبادی کو باہر سے پادری، پروہت اور مندروں کے موسیقار لانے کے لیے اجازت نامے حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

—— ملائشیا کے ریڈیو اور ٹیلی وژن کی پالیسی کے تحت غیر مسلم مذہبی رہنماؤں کو اپنے مذاہب کی اخلاقی اقدار کے حوالے سے ریڈیو اور ٹیلی وژن پر گفتگو کا موقع نہیں ملتا۔

—— ان اسکولوں میں غیر مسلم بچوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام نہیں ہے جہاں گورنمنٹ ایجوکیشن سروس کے ملازم اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ (رپورٹ: کیتھولک نیوز بحوالہ ماہنامہ "فوکس" _ لیسٹر بابت اگست ۱۹۹۲ء)